بُہرہ، ان کے عقائد اور ان سے شادی بیاہ کا حکم

من هم " البهرة " ؟ وما هي عقائدهم ؟ وما حكم تزويجهم والتزوج منهم ؟

(اُردو-أردية-urdu)

تالیف: محمد صالح المنجد۔ حفظہ اللہ۔

ترجمہ: اسلام سوال وجواب ویب سائٹ

مراجعہ وتنسیق: اسلام ہاؤس ڈاٹ کام

ترجمة: موقع الإسلام سؤال وجواب

تنسيق: موقع Islam house

بُہرہ، ان کے عقائد اور ان سے شادی بیاہ کا حکم

107544 بہرہ، ان کے عقائد اور ان سے شادی بیاہ کا حکم

سوال: میرا سوال میری بیوی اور مجھ سے متعلق ہے، میری بیوی کا تعلّق "بہرہ" فرقہ سے ہے، یہ شیعہ کے فرقے میں سے ایک ہے، ان کی انٹرنیٹ پر "مومنین ڈاٹ آرگنائزیشن www.mumineen.org" اور "معلومات ڈاٹ کام" کے نام سے ویب سائٹ بھی ہے، میں اس فرقہ کی طرف منسوب تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے صحیح دین کی طرف ہدایت دیدی، میں نے اس لڑکی سے اپنے والدین کی خاطر شادی کرلی کیونکہ وہ کہتے تھے یہ ایک اچھی لڑکی ہے، اور شادی کے بعد دینی مسئلہ میں میری اطاعت کرلے گی۔

میں نے قرآن وسنت سے (اس کے عقیدہ کے بطلان کو) بیان کرنے کی پوری کوشش کی لیکن ابھی تک وہ اس کا انکار کررہی ہے، ہمارے درمیان سب سے بڑا اختلاف یہ ہے کہ: یہ عورت ـــ یا عمومی طور پر یہ فرقہ ـــ علی اور حسین رضی اللہ عنہما کا وسیلہ طلب کرتا ہے۔

اور مثال سے اس کی صورت واضح ہوجاتی ہے مثلاوہ کہتے ہیں: اے اللہ مجھے حسین رضی اللہ تعالی عنہ کے وسیلہ سے شفاعطا کر، یا میری مدد فرما، تو اس طرح حسین اللہ کے پاس جاکر اس کے لیے شفاطلب کرتے ہیں، اور اس طرح شفا مل جاتی ہے، یا پھر مطلوبہ مدد حاصل ہوجاتی ہے.

میری بیوی کی اس سے قبل یہ کہنے کی عادت تھی: اے حسین میری مدد کرو، یا مجھے شفا دو، یا مجھے نجات دو، اور یہ ـ میرے اعتقاد کے مطابق ـ شرک ہے، لیکن جب میں نے اس کے شرک ہونے کے بارے میں اس کو بتایا تو اس سے رُک گئی، لیکن وہ ابھی تک (اپنے) ائمہ کا وسیلہ پکڑتی ہے، اور بدعات وخرافات پر عمل کرتی ہے، توکیاوسیلہ کی یہ قسم شرک شمار ہوگی؟

کیا اللہ سبحانہ وتعالی نے کئی ایک آیات میں یہ بیان نہیں کیا ہے کہ ہم اس کے علاوہ کسی اور سے نہ مانگیں؟ اگر جو کچھ وسیلہ کرتی ہے شرک ہے: تو کیا اس سے میری شادی صحیح ہے؟ کیا شرک کفر ہے؟ اور کافرہ سے شادی کرنا جائز نہیں ہے؟ ان کے ائمہ ان سے اپنے سامنے جھکنے اور ان کے پاؤں کا بوسہ لینے کا مطالبہ کرتے ہیں، اور وہ قبروں پر جاتے ہیں اور مُردوں کے سامنے جھکتے ہیں، اور یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ یہ ان کا ہاتھ پکڑ کر جنت تک لے جائیں گے، اسی طرح یہ لوگ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے نام کو اذان میں لیتے ہیں اور نماز کی تشہد میں ان کے نام کو ذکر کرتے ہیں، اور مختلف قسم کی بدعتوں کو انجام دیتے ہیں، اور یہ بھی کہتے ہیں کہ رسول صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے سیدنا علی کے نام کے ذریعہ کئی مرتبہ

اللہ سے دعا کیا ہے، اس کے علاوہ وہ عائشہ ،ابو بکر، عمر، عثمان رضی اللہ عنہم کو سبّ وشتم اور لعن طعن کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ ان لوگوں نے سیدہ فاطمہ اور سیدنا علی رضی اللہ عنہما کو تکلیف دیا تھا،یہ جو ذکر کیا ہے یہ بہت زیادہ(خرافات) میں سے معمولی ہے۔ اور برابر انہیں حج کے لئے جانے کی اجازت ہے، وہ اپنے طریقے پر نماز پڑھتے ہیں اور مکہ میں اپنی بدعتوں کا ارتکاب کرتے ہیں۔ میرے بھائی! آپ سے جتنا جلدی ہوسکے جواب دینے کی کوشش کریں، کیونکہ اگر میرے لئے اس سے شادی کرنا جائز نہیں ہے تو میں زانیہ ہوں گا! میں اللہ سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے اور تمام مومنین کو شرک وگناہوں سے محفوظ رکھے اور جہنم سے نجات دے، آمین۔

الحمد للہ:

اوّل: ((الموسوعة الميسرة في الأديان والمذاهب والأحزاب المعاصرة)) میں بہرہ کی تعریف کچھ اس طرح کی گئی ہے : یہ اسماعیلیہ مستعلیہ ہیں، جو امام مستعلی، اس کے بعد آمر اور پھر اس کے بیٹے طیب کی امامت کے معترف ہیں ، اسی لیے انہیں الطیبیہ بھی کہا جاتا ہے، یہ برصغیر پاک وہند اور یمن کے اسماعیلی فرقے سے تعلق رکھنے والے افراد ہیں، انہوں نے سیاست ترک کرکے تجارت اختیار کی اور ہندوستان پہنچے اور ہندو سے مسلمان ہونے والے افراد سے میل جول کے بعد یہ بہرہ کے نام سے معروف ہوئے ہیں، اور ''بہرہ'' قدیم ہندی زبان کا لفظ ہے جس کا معنی ''تاجر'' ہے.

- امام طیب (525ھ- (میں روپوش ہوا، اور اس کی نسل سے اب تک کسی بھی امام کے متعلق کچھ معروف نہیں، حتیٰ کہ ان کے نام تک غیر معروف ہیں، اور بہرہ فرقہ کے علماء کرام خود بھی ان کے متعلق کچھ نہیں جانتے.

- بہرہ میں دو فرقے ہیں:

1- بہرہ داودیہ: یہ قطب شاہ داود کی طرف منسوب ہیں اور برصغیر پاک میں دسویں صدی ہجری سے پائے جاتے ہیں، ان کا مبلغ ممبئ میں رہتا ہے.

2- بہرہ سلیمانیہ :یہ سلیمان بن حسن کی طرف منسوب ہیں، اور ان کا مرکز آج تک یمن میں ہی پایا جاتا ہے. انتہی

دیکھیں: الموسوعۃ المیسرۃ في الأدیان والمذاہب والأحزاب المعاصرۃ(2 / 389)

دوم:

بہرہ کئی قسم کے منحرف عقائد پر مشتمل ہے، یہ باطنیہ ہیں، اور کچھ اسماعیلیہ سے ہیں جو کہ شیعہ فرقے میں سے ہے، لیکن ان کا اپنے اماموں کے متعلق غلو رافضی شیعہ سے بھی بڑھ کر ہے، ذیل میں ان کے چند عقائد پیش ہیں:

1 - یہ مسلمانوں کی مساجد میں نماز ادا نہیں کرتے.

2- عقیدہ میں ظاہری طور پر یہ سارے معتدل اسلامی فرقوں کے عقائد کے مشابہ ہیں.

3 – ان کا باطن کچھ اور ہے، یہ نماز تو ادا کرتے ہیں، لیکن ان کی یہ نماز اپنے روپوش امام اسماعیلی کے لیے ہوتی ہے جو طیب بن آمر کی اولاد سے ہے.

4– باقی مسلمانوں کی طرح یہ بھی مکہ مکرمہ حج کرنے جاتے ہیں، لیکن ان کا کہنا ہے کہ کعبہ: امام کا نشان اور رمز ہے. انتہی. دیکھیں: (الموسوعۃ المیسرۃ: 2 / 390)

اپنے اماموں کے بارے میں غلو کرنے کی: ان کے ہاں متعدّد صورتیں ہیں: اس کا سجدہ کرتے ہیں، اور سب مرد و عورت اس کے ہاتھ پاؤں وغیرہ چومتے ہیں، ہم ذیل میں اس سلسلہ میں مستقل فتوی کمیٹی کے جاری کردہ بعض فتاوی جات ذکر کرتے ہیں:

1- مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام سے دریافت کیا گیا:

بہرہ فرقہ کے بڑے علماء اس بات پر مصر ہیں کہ ان کے پیروکاروں پر لازم ہے کہ ان کی زیارت کرتے وقت ان کا سجدہ کریں، تو کیا ایسا کوئی عمل رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم یا خلفاء راشدین کے دور میں پایا گیا ہے ؟۔

اور ابھی کچھ ایام قبل پاکستان کے ایک معروف اخبار (6 / 10 / 1977م) میں ایک بہرہ فرقہ سے تعلق رکھنے والے شخص کی تصویر چھپی ہے جو اپنے ایک بڑے عالم دین کو سجدہ کر رہا ہے، آپ کی اطلاع کے لیے ہم اس کی فوٹو کاپی بھی ساتھ ارسال کر رہے ہیں برائے مہربانی اس کے متعلق معلومات فراہم کریں ؟۔

کمیٹی کے علماء کرام کا جواب تھا:

"سجدہ عبادت کی ان اقسام میں سے ہے جسے اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے صرف اپنے لئے کرنے کا حکم دیا ہے، اور نیکیوں میں سے ایک نیکی ہے جس کے ذریعہ بندہ کا صرف اللہ کی طرف متوجہ ہونا واجب ہے ؛کیونکہ اللہ سبحانہ کا فرمان ہے:

(وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَسُولًا أَنِ اُعْبُدُوا اللَّهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ)[النحل:36]

"اور یقینا ہم نے ہر امت میں رسول بھیجا کہ (لوگو!) صرف اللہ کی عبادت کرو اور اس کے سوا تمام معبودوں سے بچو " [النحل: 36]

اور ایک مقام پر ارشاد باری تعالی ہے :وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَسُولٍ إِلا نُوحِي إِلَيْهِ أَنَّهُ لا إِلَهَ إِلا أَنَا فَاعْبُدُونِ)[الأنبياء:25]

"اور آپ سے قبل بھی جو رسول ہم نے بھیجا اس کی طرف یہی وحی نازل فرمائی کہ میرے سوا کوئی معبود برحق نہیں پس تم سب میری ہی عبادت کرو"[الأنبياء:25]

اور ایک مقام پر ارشاد ربانی اس طرح ہے :(وَمِنْ آيَاتِهِ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ لا تَسْجُدُوا لِلشَّمْسِ وَلا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوا لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَهُنَّ إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ)[فصلت: 37]

"اور دن رات اور سورج وچاند بھی اسی کی نشانیوں میں سے ہیں، تم نہ تو سورج کو سجدہ کرو اور نہ ہی چاند کو بلکہ سجدہ اس اللہ کے لیے کرو جس نے ان سب کو پیدا کیا ہے، اگر تمہیں اس کی عبادت کرنی ہے"۔[فصلت: 37]

چنانچہ اللہ سبحانہ و تعالی نے اپنے بندوں کو سورج وچاند کے سامنے سجدہ کرنے سے منع فرمایا،کیونکہ یہ دونوں اللہ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی اور مخلوق ہیں، اس لیے یہ نہ سجدہ کے مستحق ہیں، اور نہ ہی کسی اور عبادت کے مستحق ہیں.

بلکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے تو یہ حکم دیا کہ وہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ جو کہ ان دونوں یعنی سورج وچاند کو بھی اور دوسری اشیاء کو بھی پیدا کرنے والا ہے صرف اسی کے سامنے سجدہ ریز ہوں، اس لیے اللہ کے علاوہ کسی اور کو سجدہ کرنا حرام بلکہ یہ شرک کہلاتا ہے،لہذا کسی بھی مخلوق کے سامنے سجدہ کرنا صحیح نہیں.

کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے:

(أَفَمِنْ هَذَا الْحَدِيثِ تَعْجَبُونَ . وَتَضْحَكُونَ وَلا تَبْكُونَ . وَأَنْتُمْ سَامِدُونَ . فَاسْجُدُوا لِلَّهِ وَاعْبُدُوا) [النجم : 59 - 62]

"کیا تم اس بات سے تعجب کرتے ہو؟ اور ہنس رہے ہو؟ اور روتے نہیں؟ (بلکہ) تم کھیل رہے ہو، اب اللہ کے سامنے سجدے کرو، اور (اسی کی) عبادت کرو" [النجم: 59 - 62]

چنانچہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ صرف اسی کیلئے کو سجدہ کیا جائے، پھر اللہ عزوجل نے عموم بیان کرتے ہوئے اپنے بندوں کو حکم دیا کہ وہ ہر قسم کی عبادت صرف اللہ وحدہ کی لیے کریں اور عبادت میں کسی بھی مخلوق کو شریک مت کریں.

چنانچہ جب بہرہ فرقہ کے لوگوں کی حالت یہ ہے جیسا کہ سوال میں بیان ہوئی ہے: تو ان کا اپنے بزرگوں اور بڑوں کے سامنے سجدہ ریز ہونا ان کی عبادت ہے اور انہیں الہ بنانا ہے، اور انہیں اللہ کے ساتھ شریک بنانے کے مترادف ہے، یا پھر اللہ کے علاوہ انہیں معبود بنانا ہے، اور ان بزرگوں اور بڑوں کا اپنے فرقے کے لوگوں کو ایسا کرنے کا حکم دینا یا پھر ایسا کرنے پر ان بزرگوں اور بڑوں کا راضی ہونا اسے طاغوت بنا دیتا ہے جو اس کی بنفس نفیس عبادت کی دعوت ہے، اس لیے دونوں فریق یعنی تابع اور متبوع دوسرے معنوں میں جو سجدہ کر رہا ہے اور جو بزرگ سجدہ کروا رہا ہے دونوں ہی اللہ کے ساتھ کفر کا ارتکاب کر کے ملت اسلام سے خارج ہو گئے ہیں، اللہ محفوظ رکھے.

الشیخ عبد العزیز بن باز.

الشیخ عبد الرزاق عفیفی.

الشیخ عبد اللہ بن غدیان.

الشیخ عبد اللہ بن قعود.

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (2 / 382 - 383).

اور مستقل فتوی کمیٹی کے علماء سے درج ذیل سوال بھی دریافت کیا گیا:

سب عورتیں اس کے ہاتھ اور پاؤں چومتی ہیں، کیا اسلام میں جائز ہے کہ عورت کسی غیر محرم عالم دین کا ہاتھ چھوئے، یہ عمل کسی بڑے عالم دین کے ساتھ خاص نہیں، بلکہ اس عالم دین کے خاندان کے سارے افراد کے ساتھ یہی عمل کیا جاتا ہے؟

کمیٹی کے علماء کا جواب تھا:

اول:

سوال میں جو یہ بیان ہوا ہے کہ بہرہ فرقہ کی عورتیں اپنے بڑے اور بزرگ عالم کے ہاتھ پاؤں چومتی ہیں، بلکہ عورتیں اس بزرگ کے خاندان کے سارے افراد کی قدم بوسی کرتی ہیں، ایسا کرنا جائز نہیں، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نہ ہی خلفاء راشدین سے ایسا ثابت ہے کہ عورتیں ان کی قدم بوسی کرتی ہوں؛ کیونکہ ایسا کرنے میں مخلوق کی تعظیم میں غلو ہوتا ہے جو کہ شرک کا ذریعہ بنتا ہے.

دوم:

کسی بھی مرد کے لیے جائز نہیں کہ وہ کسی اجنبی عورت سے مصافحہ کرے، اور نہ ہی اس کے لیے کسی عورت کے جسم کو چھونا جائز ہے؛ کیونکہ اس میں فتنہ و فساد اور خرابی پائی جاتی ہے؛ اور اس لیے بھی کہ یہ اس کا ذریعہ ہے جو اس سے بھی بڑا شر اور برائی یعنی زنا اور زنا کے وسائل ہیں.

اور پھر صحیح حدیث میں ثابت ہے کہ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کرنے والی عورتوں کا اس آیت سے امتحان لیا کرتے تھے: ﴿ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ عَلَىٰ أَن لَّا يُشْرِكْنَ بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِينَ وَلَا يَقْتُلْنَ أَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَأْتِينَ بِبُهْتَانٍ يَفْتَرِينَهُ بَيْنَ أَيْدِيهِنَّ وَأَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِينَكَ فِي مَعْرُوفٍ ۙ فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللَّهَ ۖ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴾

" اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) جب مومن عورتیں آپ سے ان باتوں پر بیعت کرنے آئیں کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گی، اور چوری نہ کریں گی، اور زناکاری نہ کریں گی، اور اپنی اولاد کو نہ مار ڈالیں گی، اور کوئی ایسا بہتان نہ باندھیں گی جو خود اپنے ہاتھوں پیروں کے سامنے گھڑ لیں اور کسی نیک کام میں تیری نافرمانی نہیں کریں گی، تو آپ ان سے بیعت کر لیا کریں، اور ان کے لیے اللہ تعالی سے مغفرت طلب کریں، بیشک اللہ تعالی بخشنے اور معاف کرنے والا ہے "[الممتحنۃ: 12]

عروہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا:

مومن عورتوں میں سے جو کوئی عورت بھی ان شروط کا اقرار کرتی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اسے فرماتے: "میں نے تجھ سے بیعت کر لی" یعنی کلام کرتے، اللہ کی قسم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت میں کبھی بھی کسی عورت کا ہاتھ نہیں چھوا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم صرف اس طرح بیعت کیا کرتے تھے "میں نے تجھ سے اس پر بیعت لی"(متفق علیہ)۔

جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں سے بیعت کرتے وقت مصافحہ نہیں کیا کرتے تھے، بلکہ آپ صرف کلام کے ساتھ ہی بیعت کرتے حالانکہ مصافحہ کا تقاضا بھی موجود تھا، اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عفت وعصمت بھی مسلمہ تھی، اور آپ کی بنسبت خرابی وفتنہ کا بھی کوئی خطرہ نہ تھا لیکن اس کے باوجود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت کرتے وقت عورت سے ہاتھ نہیں ملایا، اس لیے آپ کی امت کو تو بالاولیٰ اجنبی عورتوں کے ساتھ مصافحہ کرنے سے اجتناب کرنا چاہیے، بلکہ یہ تو ان کے لیے حرام ہے، چہ جائیکہ عورتیں اس شخص اور اس کے خاندان کے باقی افراد کے ہاتھ پاؤں چومیں، صحیح حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"میں عورتوں میں سے مصافحہ نہیں کرتا " اسے نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے.

اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے:﴿ لَّقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ﴾

" یقینا تمہارے لیے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) میں بہترین نمونہ ہے"[الاحزاب: 21)

الشیخ عبد العزیز بن باز.

الشیخ عبد الرزاق عفیفی.

الشیخ عبد اللہ بن غدیان.

الشیخ عبد اللہ بن قعود.

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء(2 / 383 - 385)۔

کمیٹی سے درج ذیل سوال بھی دریافت کیا گیا:

بہرہ فرقہ کے بڑے عالم کا دعویٰ ہے کہ وہ اپنے مریدوں اور متبعین کی نیابت میں روح اور ایمان (یعنی دینی عقائد) کا کلی مالک ہے، اس کے متعلق آپ کی رائے کیا ہے؟

کمیٹی کے علماء کا جواب تھا:

"اگر بہرہ فرقہ کا بڑا عالم سوال میں ذکر کردہ چیز کا دعویٰ کرتا ہے تو اس کا یہ دعویٰ باطل ہے، چاہے اس کا روح اور ایمان کا مالک ہونے کے دعویٰ سے مراد یہ ہو کہ ایمان اور روح اس کے ہاتھ میں ہیں وہ اسے جس طرح چاہے پھیر سکتا ہے، اور دلوں کو وہ جس طرح چاہے پھیر کر انہیں ایمان کی ہدایت دے یا پھر انہیں سیدھی راہ سے گمراہ کر دے: تو یہ اللہ رب العالمین کے علاوہ کوئی نہیں کر سکتا ہے، جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿فَمَن يُرِدِ اللَّهُ أَن يَهْدِيَهُ يَشْرَحْ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ ۖ وَمَن يُرِدْ أَن يُضِلَّهُ يَجْعَلْ صَدْرَهُ ضَيِّقًا حَرَجًا كَأَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِي السَّمَاءِ ۚ كَذَٰلِكَ يَجْعَلُ اللَّهُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ ﴾ ''چنانچہ جسے اللہ تعالیٰ ہدایت سے نوازنا چاہے اس کا سینہ اسلام کے لیے کھول دیتا ہے، اور جسے وہ گمراہ کرنا چاہے اس کے سینے کو تنگ کر دیتا ہے، جیسے کوئی آسمان میں چڑھتا ہے، اسی طرح اللہ تعالی ایمان نہ لانے والوں پر ناپاکی مسلط کر دیتا ہے''[الانعام: 125]

اور ایک دوسرے مقام پر ارشاد باری تعالیٰ کچھ اس طرح ہے:

﴿مَنْ يَهْدِ اللَّهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهُ وَلِيًّا مُرْشِدًا﴾ [الكهف: ١٧]

''اللہ تعالی جس کو ہدایت دے تو وہ راہ راست پر ہے، اور جسے وہ گمراہ کر دے، تو اس کے لیے آپ کو کوئی راہنما اور کارساز ملنا ناممکن ہے''۔[الكهف: ١٧]

اس کے علاوہ اس موضوع کی اور بھی بہت آیات ہیں جو اس پر دلالت کرتی ہیں کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہی دلوں کو ہدایت و گمراہی کی طرف پھیرتا ہے اور کوئی نہیں، اور اس لیے بھی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"بندوں کے دل اللہ رحمن کی دو انگلیوں کے درمیان ہیں وہ جس طرح چاہے انہیں پھیرتا ہے " صحیح مسلم.

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ یہ دعا کیا کرتے تھے:

(يا مقلّب القلوب ، ثبّت قلبي على دينك)

"اے دلوں کو پلٹانے والے میرے دل کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھ"۔اسے ترمذی نے روایت کیا ہے.

یابہرہ فرقہ کے اس سردار اور بڑے نے روح اور ایمان کے کلّی مالک ہونے سے یہ مراد لیا ہے کہ وہ اپنی جماعت اور افراد کے ایمان کا نائب ہے کہ صرف اس کا ایمان ہی کافی ہے اور انہیں ایمان لانے کی ضرورت نہیں، اور انہیں اس کا ثواب بھی حاصل ہو گا، اور وہ اس طرح عذاب سے بھی نجات حاصل کرلیں گے چاہے وہ برے عمل بھی کرتے رہے اور جرائم کے مرتکب ٹھہریں، یہ اعتقاد تو قرآن مجید میں بیان کردہ عقیدہ کے خلاف ہے کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ﴾[البقرة: 286]

"جو نیکی وہ کرے وہ اس کے لئے اور جو برائی وہ کرے وہ اس پر ہے "۔[البقرة: 286]

اور ایک دوسرے مقام پر ارشاد ربانی کچھ اس طرح ہے:

﴿كُلُّ امْرِئٍ بِمَا كَسَبَ رَهِينٌ ﴾[الطور: 21]

" ہر شخص اپنے اپنے اعمال کا گروی ہے "[الطور: 21]

اور ایک جگہ اللہ رب العزت کا فرمان اس طرح ہے:

﴿كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِينَةٌ ﴿٣٨﴾ إِلَّا أَصْحَابَ الْيَمِينِ ﴿٣٩﴾ فِي جَنَّاتٍ يَتَسَاءَلُونَ ﴿٤٠﴾ عَنِ الْمُجْرِمِينَ ﴿٤١﴾ مَا سَلَكَكُمْ فِي سَقَرَ﴿42﴾

"ہر شخص اپنے اعمال کے بدلے میں گروی ہے، مگر دائیں ہاتھ والے، کہ وہ باغات و بہشتوں میں بیٹھے ہوئے گنہگاروں سے سوال کرینگے، تمہیں کس چیز نے دوزخ میں ڈالا؟ "۔[المدثر: 38 - 42]

اور ایک مقام پر ارشاد باری تعالی ہے:

﴿مَن يَعْمَلْ سُوءًا يُجْزَ بِهِ وَلَا يَجِدْ لَهُ مِن دُونِ اللَّهِ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا وَمَن يَعْمَلْ مِنَ الصَّالِحَاتِ مِن ذَكَرٍ أَوْ أُنثَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُولَٰئِكَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُونَ نَقِيرًا ﴾

"جوئی کوئی بھی برا عمل کریگا اسے اس کی سزا دی جائیگی، اور وہ اللہ کے علاوہ کوئی بھی دوست نہیں پائیگا اور نہ ہی کوئی مدد گار، اور جو کوئی نیک وصالح علم کریگا چاہے وہ مرد ہو یا عورت اور وہ مومن ہو تو یہ لوگ جنت میں داخل ہونگے، اور کھجور کی گٹھلی کے سوراخ کے برابر بھی ان کا حق نہ مارا جائیگا "۔ [النساء: 123 - 124]

اور رب ذوالجلال کا فرمان ہے:

﴿وَأَن لَّيْسَ لِلْإِنسَانِ إِلَّا مَا سَعَىٰ ﴾[النجم: 39]

" اور انسان کو وہی کچھ ملے گا جس کی اس نے کوشش وسعی کی ہوگی" [النجم: 39]

اور ایک جگہ فرمایا :﴿وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ ۚ وَإِن تَدْعُ مُثْقَلَةٌ إِلَىٰ حِمْلِهَا لَا يُحْمَلْ مِنْهُ شَيْءٌ وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَىٰ ۗ ﴾

"کوئی بھی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا، اگر کوئی گراں بار دوسرے کو اپنا بوجھ اٹھانے کے لئے بلائے گا تو وہ اس میں سے کچھ بھی نہ اٹھائے گا گو قرابت دار ہی ہو۔ "۔[فاطر:18]

اس کے علاوہ بھی اس موضوع کے متعلق بہت ساری آیات ہیں جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ ہر انسان کو اس کے عمل کا بدلہ دیا جائیگا چاہے وہ برا عمل ہو یا اچھا، اور اس لیے بھی کہ صحیح حدیث میں رسول کرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی :﴿وَأَنذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ ﴾[الشعراء:214]

"اور آپ اپنے قریبی رشتہ داروں کوڈرائیں"۔[الشعراء:214]

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صفا پہاڑی پر کھڑے ہو کر فرمایا:

"اے جماعت قریش !- یا اسی طرح کا کوئی کلمہ آپ نے فرمایا- اللہ کی اطاعت کے ذریعہ اپنی جانوں کو اس کے عذاب سے بچالو (اگر تم شرک وکفر سے باز نہ آئے تو) اللہ کے ہاں میں تمہارے کسی کام نہیں آؤں گا۔ اے بنی عبد مناف! اللہ کے ہاں میں تمہارے لئے بالکل کچھ نہیں کر سکوں گا۔ اے عباس بن عبد المطلب! اللہ کی بارگاہ میں میں تمہارے

کچھ کام نہیں آسکوں گا۔ اے صفیہ، رسول اللہ کی پھوپھی! میں اللہ کے یہاں تمہیں کچھ فائدہ نہ پہنچا سکوں گا۔ اے فاطمہ! محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی! میرے مال میں سے جو چاہو مجھ سے لے لو لیکن اللہ کی بارگاہ میں میں تمہیں کوئی فائدہ نہ پہنچا سکوں گا"۔ (متفق علیہ)

الشیخ عبد العزیز بن باز.

الشیخ عبد الرزاق عفیفی.

الشیخ عبد اللہ بن غدیان.

الشیخ عبد اللہ بن قعود.

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (2 / 385 - 387).

اور یہ بھی دریافت کیا گیا:

اس کا دعویٰ ہے کہ وہ وقف کردہ املاک کا مکمّل مالک ہے، اور تمام صدقات کا اس سے کوئی حساب وکتاب نہیں لے سکتا، اور وہ زمین پر اللہ ہے، جس طرح ان کے بڑے عالم طاہر سیف الدین کا بمبئی ہائی کورٹ میں عدالت کے سامنے ایک مسئلہ میں یہی دعویٰ تھا، اور اسے اپنے پیروکاروں پر پوری قدرت ہے؟

کمیٹی کا جواب تھا:

سوال میں جو بہرہ فرقے کے بڑے کا دعویٰ بیان کیا گیا ہے کہ " وہ سب وقف کردہ املاک کا مالک کلی ہے، اور تمام صدقات پر اس کا کوئی حساب نہیں لینے والا ہے، اور وہ زمین پر اللہ ہے " :

یہ سب دعوے باطل ہیں، چاہے اس کی جانب سے ہوں یا کسی اور کی جانب سے صادر ہوئے ہوں:

پہلا دعویٰ اس لیے باطل ہے کہ : وقف کردہ بعینہ چیز کسی کی ملکیت نہیں ہوتی، بلکہ اس کا فائدہ اور نفع ملکیت ہوتا ہے، اور وہ اس طرح کہ جس کے لیے وقف کیا گیا ہو اس کا فائدہ اس کو دیا جاتا ہے کسی اور کو نہیں، اس لیے ان بہرہ کا بڑا اور سردار کسی بھی بعینہ وقف کردہ چیز کا مالک نہیں، اور نہ ہی وہ اس کے فائدے کا مالک ہے صرف اس کے فائدہ کے ملکیت اسی چیز کی حاصل ہوگی جو صرف اس کے لیے وقف کی گئی ہو اور وہ اس کا اہل بھی ہو.

رہا دوسرا دعویٰ: کہ اس کا محاسبہ نہیں کیا جا سکتا: یہ اس لیے باطل ہے کہ ہر شخص کو اس کے اعمال پر اس کا محاسبہ ہو گا کہ وہ صدقات و خیرات وغیرہ میں کس طرح تصرف کرتا رہا، یہ محاسبہ کتاب و سنت کی نص اور اجماع امت سے ثابت شدہ ہے.

رہا تیسرا دعویٰ کہ: وہ زمین میں اللہ ہے: یہ صریحا کفر ہے، اور جو کوئی بھی یہ دعویٰ کرے وہ طاغوت ہے جو اپنے آپ کو الہ بنانے اور اپنی عبادت کی دعوت دے رہا ہے، اور اس چیز کا بطلان تو دین اسلام سے بدیہی طور پر معلوم ہے"۔

الشیخ عبد العزیز بن باز.

الشیخ عبد الرزاق عفیفی.

الشیخ عبد اللہ بن غدیان.

الشیخ عبد اللہ بن قعود.

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (2 / 387 - 388)

کمیٹی کے علماء کرام سے یہ بھی دریافت کیا گیا:

اس کا یہ بھی دعویٰ ہے کہ اسے اس طرح کے اعمال پر اعتراض کرنے والوں سے سوشل بائیکاٹ کرنے کا حق حاصل ہے؟

کمیٹی کے علماء کرام کا جواب تھا:

"اگر بہرہ کے بڑے علماء کا یہی طریقہ اور اوصاف ہیں جو اوپر سوالات میں بیان ہوئے ہیں: تو اس کے لیے جائز نہیں کہ وہ ان لوگوں سے براءت ظاہر کرے جو اس پر مختلف قسم کی شرک کے ارتکاب پر اعتراض کرتے ہیں، بلکہ اسے تو ان کی نصیحت قبول کرنی چاہیے، اور اپنے آپ کو معبود و الہ بنانے سے باز آ جانا چاہیے، اور ایسے دعووں سے اجتناب کرنا چاہیے جو اللہ عزوجل کے لیے مخصوص ہیں، اور اللہ کے علاوہ کوئی اور اس سے متصف نہیں ہو سکتا: یعنی الوہیت، اور روح و دلوں کا مالک ہونا یہ سب اللہ عزوجل کے خصائص میں شامل ہے، اور اس کا اپنے ارد گرد افراد کو اپنی

عبادت کی دعوت دینا، اور اس کے اور اس کے خاندان کے افراد میں غلو کرتے ہوئے ان کے سامنے عاجزی و انکساری سے جھکنا اور گڑگڑانے کی دعوت دینا بھی جائز نہیں.

بلکہ اس بڑے کے شرک وکفر پر اعتراض کرنے والوں کو چاہیے کہ اگر وہ اپنی گمراہی وضلالت اور کفر وشرک سے باز نہیں آتا اور ان کی نصیحت قبول نہیں کرتا، اور نہ ہی وہ کتاب اللہ اور سنت رسول ﷺ پر عمل کرتا ہے تو وہ اس شخص اور اس کے پیروکاروں اور اس طرح کے دوسرے طاغوتوں اور طاغوت کی عبادت کرنے والوں سے براءت کا اظہار کریں.

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا ۚ﴾

"اور تم سب اکٹھے ہو کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو" [آل عمران: 103]

اور ایک مقام پر اللہ عزوجل کا فرمان ہے:

﴿لَّقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا﴾

"یقیناً تمہارے لئے رسول اللہ میں عمدہ نمونہ (موجود) ہے، ہر اس شخص کے لئے جو اللہ تعالیٰ کی اور قیامت کے دن کی توقع رکھتا ہے اور بکثرت اللہ تعالیٰ کی یاد کرتا ہے"۔[الاحزاب: 21]

اور ایک مقام پر ارشاد ربانی کچھ اس طرح ہے:

(وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولًا أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ ﴾

"ہم نے ہر امت میں رسول بھیجا کہ (لوگو!) صرف اللہ کی عبادت کرو اور اس کے سوا تمام معبودوں سے بچو۔" [النحل: 36]

اور ایک جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَالَّذِينَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوتَ أَن يَعْبُدُوهَا وَأَنَابُوا إِلَى اللَّهِ لَهُمُ الْبُشْرَىٰ ۚ فَبَشِّرْ عِبَادِ الَّذِينَ يَسْتَمِعُونَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُونَ أَحْسَنَهُ ۚ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ هَدَاهُمُ اللَّهُ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمْ أُولُو الْأَلْبَابِ﴾ ”اور جن لوگوں نے طاغوت کی عبادت سے پرہیز کیا اور (ہمہ تن) اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ رہے وہ خوش خبری کے مستحق ہیں، میرے بندوں کو خوشخبری سنا دیجئے جو بات کو کان لگا کر سنتے ہیں۔ پھر جو بہترین بات ہو اس کی اتباع کرتے ہیں۔ یہی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے ہدایت کی ہے اور یہی عقلمند بھی ہیں“[الزمر: 17 - 18]

اور ایک مقام پر فرمایا:

﴿قَدْ كَانَتْ لَكُمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِي إِبْرَاهِيمَ وَالَّذِينَ مَعَهُ إِذْ قَالُوا لِقَوْمِهِمْ إِنَّا بُرَآءُ مِنكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَاءُ أَبَدًا حَتَّىٰ تُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَحْدَهُ إِلَّا قَوْلَ إِبْرَاهِيمَ لِأَبِيهِ لَأَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ وَمَا أَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللَّهِ مِن شَيْءٍ ۖ رَّبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَإِلَيْكَ أَنَبْنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ﴾

” (مسلمانو!) تمہارے لیے حضرت ابراہیم میں اور ان کے ساتھیوں میں بہترین نمونہ ہے، جبکہ ان سب نے اپنی قوم سے برملا کہہ دیا کہ ہم تم سے اور جن جن کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو ان سب سے بالکل بیزار ہیں۔ ہم تمہارے (عقائد کے) منکر ہیں جب تک تم اللہ کی وحدانیت پر ایمان نہ لاؤ ہم میں تم میں ہمیشہ کے لیے بغض وعداوت ظاہر ہوگئی “[الممتحنۃ: 4]

حتیٰ کہ اللہ عزوجل نے فرمایا:

﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيهِمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ ۚ وَمَن يَتَوَلَّ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ﴾

”یقیناً تمہارے لیے ان میں اچھا نمونہ (اور عمدہ پیروی ہے خاص کر) ہر اس شخص کے لیے جو اللہ کی اور قیامت کے دن کی ملاقات کی امید رکھتا ہو، اور اگر کوئی روگردانی کرے تو اللہ تعالیٰ بالکل بے نیاز ہے اور سزاوار حمد وثنا ہے “۔ [الممتحنۃ:٦]

الشیخ عبد العزیز بن باز.

الشیخ عبد الرزاق عفیفی.

الشیخ عبد اللہ بن غدیان.

الشیخ عبد اللہ بن قعود.

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (2 / 388 – 389)

اور آخر میں مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کا کہنا ہے:

"جب بہرہ کے کبار علماء اور ان کے پیروکاروں کی صورت حال یہ ہے اور جو آپ نے اپنے سوال میں بیان کیا ہے: تو وہ کافر ہیں، وہ اسلام کے اصولوں پر ایمان نہیں رکھتے ہیں، اور نہ ہی اللہ کی کتاب اور اللہ کے رسول ﷺ کی سنّت سے کوئی ہدایت حاصل کرتے ہیں، اور ان لوگوں سے یہ بعید نہیں کہ وہ اللہ، اس کی کتاب، اسکے رسول ﷺ اور ان کی سنّت پر سچّے ایمان لانے والوں کو تکلیف دیں، جیسا کہ ہر امّت میں کفار نے اللہ کے ان پیغمبروں کو ظلم و ستم کا نشانہ بنایا جو اللہ کی طرف سے ان کی ہدایت ور ہنمائی کے لئے بھیجے گئے تھے"۔

الشیخ عبد العزیز بن باز.

الشیخ عبد الرزاق عفیفی.

الشیخ عبد اللہ بن غدیان.

الشیخ عبد اللہ بن قعود.

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (2 / 390).

بہرہ فرقے کے متعلق مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے خادم حسین الہی بخش کی کتاب (أثر الفكر الغربي في انحراف المجتمع المسلم بشبه القارة الهندية) " برصغیر میں مسلمان معاشرے کے انحراف پر مغربی فکر کے اثرات " کا مطالعہ ضرور کریں.

سوم:

ہم نے جو کچھ بیان کیا ہے اس سے سب مسلمانوں کے لیے واضح ہو جاتا ہے کہ: بہرہ فرقے کی عورتوں سے نکاح کرنا حرام ہے، اور اسی طرح ان کے مردوں سے اپنی عورتوں کی شادی کرنا بھی حرام ہے، اور یہ باطنی فرقہ ہے جو اسلامی اصولوں کی مخالفت کرتا اور اسلامی بنیادوں کو گراتا ہے.

اور آپ کی بیوی کو چاہیے کہ یا تو وہ اس فرقہ سے مکمل طور پر واضح براءت کا اظہار کرے، اور جن فاسد عقائد پر وہ ہیں ان کی وجہ سے وہ انہیں کافر گردانے، وگرنہ آپ کا اس کے ساتھ رہنا حلال نہیں، اور آپ کا اس سے نکاح فسخ ہو گا، اور آپ کو اس کے کفر وارتداد کا علم ہو جانے کے بعد اس کے ساتھ رہنا اور اس سے جماع کرنا زنا شمار ہو گا، یہ یہودیہ اور عیسائی عورت کی طرح نہیں؛ کیونکہ وہ تو اہل کتاب میں شامل ہوتی ہیں، لیکن بہرہ فرقہ تو باطنی اور کافر ہے.

واللہ اعلم.

الاسلام سوال وجواب